دعا

ہماری ضرورت
کبھی کم کبھی کچھ زیادہ ہی ہوتی رہی ہے
کبھی عیش وعشرت کی ہر چیز پا کر بھی
سکوں کا کوئی پل میسّر نہیں ہوسکا ہے کہ جو دائمی ہو
ہماری ضرورت
ایک ایسی مکڑی ہے
کہ جس کے جالوں میں پھنس کر ہماری
یہ دنیا اور عقبیٰ
تباہی کے نزدیک آ کر کھڑی ہیں
ہماری ضرورت کی تکمیل کرتے کرتے
خدا تھک چکا ہے
قیامت بپا ہو تو ممکن ہے شاید
اسے چین آئے
دعائیں کرو کہ ہمارے خدا کو
سکوں مل ہی جائے

شہزاد اختر
نزد مسجد نواب صاحب، چندر کلا، برہانپور (مدھیہ پردیش)

گلاب اور نونہال

گملے میں مرے ایک تھا پودا گلاب کا
اونچی سی اس کی شاخ پہ اک سرخ پھول تھا
خاتون اک کھڑی تھی وہاں گل سے بے خبر
گودی میں شیر خوار تھا اک خوب روپسر
وہ گل تھا شوخ رنگ کشش تھی کمال کی
اس پھول پر ٹکی تھی نظر نو نہال کی
ناگاہ گل کی سمت مرا ہاتھ بڑھ گیا
بچے کے رُخ پہ رنگ اُداسی کا چڑھ گیا
حالت تھی غیر، آنکھ تھی نم، دل فگار تھا
حرکت کو میری دیکھ کے وہ سوگوار تھا
رہ رہ کے شیر خوار ہمکتا تھا گود میں
وہ دیکھ دیکھ مجھ کو چہکتا تھا گود میں
اللہ جانے اس کو اچانک یہ کیا ہوا
اُس نے تو گود میں ہی بپا حشر کر دیا
ماں اس روش کو دیکھ کے حیران ہوگئی
اُس کے سلوک سے وہ پریشان ہوگئی
پچکارتے ہوئے اسے خاتون گھر چلی
نظارۂ گلاب کو منسوخ کرچلی
میں طفل بے زباں کے خیالوں میں کھو گیا
ہلکورے مارتے سے تھپیڑوں میں کھوگیا
جب تک تھا طفل گھر مرے کیسا میں تنگ تھا
برتاؤ اس کا دیکھ کے حیراں تھا، دنگ تھا
اُس نے ہی میری حرص کو ایثار کردیا
ایثار سے بھی بڑھ کے جہاں دار کردیا
اُس نے ہی بخش دی مجھے دولت صفات کی
دنیا کو کچھ خبر نہیں اس واردات کی

احمد جلالپوری
1187، آزاد نگر، گلی نمبر 8، خان پورہ، اجمیر